افکار و اخبار!

* میاں محمد عمر چمکنیؒ اور قاضی عبدالحلیم اثر
* ڈنمارک کا مرکز ثقافت اسلامی

قاضی عبدالحلیم اثر وضاحت فرمائیں | الحق کے فروری ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں جناب عبدالحلیم اثر صاحب کا مضمون بعنوان "مآثر طور و" نظر سے گذرا جس میں ایک ذیلی عنوان "سیادت" کے تحت حضرت میاں محمد عمر چمکنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس کے بارے میں راقم کے نزدیک مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے۔

اول یہ کہ جناب اثر صاحب نے حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ کے دادا کلا خان کا نام "عبدالخالق" عرف کلا خان بتایا ہے جو اس سلسلے میں موصوف کا پہلا انکشاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ تو یہ نام (عبدالخالق) حضرت میاں صاحب کی اپنی تصنیفات میں کہیں مذکور ہے نہ آپ کی اولاد اور مریدین کی کتابوں میں موجود ہے۔ اور نہ معاصرین اور متاخرین تذکرہ نگاروں کے بیانات میں کہیں اس کا ذکر آیا ہے حتیٰ کہ جناب اثر صاحب نے خود بھی اپنی کتاب "روحانی رابطہ" کے صفحہ ۶۵۷ پر حضرت میاں صاحبؒ کی چار تالیفات یعنی توضیح المعانی، شمائل نبویؐ، المعالی اور ظواہر السرائر کے حوالہ سے ان کا شجرہ نسب "محمد عمر بن ابراہیم بن کلا خان" الخ تحریر کیا ہے۔

حضرت میاں محمد عمر چمکنی توضیح المعانی میں اپنا نسب نامہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"نوم حٔما د پلار کوره که ستا دی اوس پکار
نوم مے ابراهیم دے ورته عۂ کوم اظهار
پلار د ابراهیم دے کلاخان او کړه یا در
پلار د کلاخان دے فقیر جان چه مقرر"

یعنی میرے باپ کا نام اگر درکار ہے تو میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ ان کا نام ابراہیم ہے۔ اور یقین کرو کہ ابراہیم کے باپ کا نام کلا خان ہے۔ اور کلا خان کے باپ کا نام فقیر جان مقرر ہے۔ شمس الہدیٰ (قلمی) کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ ہذا الکتاب تالیفی و اسمی محمد عمر بن ابراہیم بن کلا خان۔ حضرت میاں صاحب چمکنیؒ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ محمدیؒ مقاصد الفقہ (قلمی) میں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"پلار د ابراهیم خان په کلاخان سره مذکور دے
زوئے د فقیر جان وۂ دا احوال په دے دستور دے"

یعنی ابراہیم خان کے باپ کا نام کلاخان بیان ہوا ہے (کلاخان) فقیر جان کا بیٹا تھا یہ احوال اسی طرح بیان ہوئے ہیں۔
علاوہ ازیں حضرت میاں محمد عمر چمکنی اور آپ کے صاحب زادوں نے اپنے نسب نامہ پر مستقل رسالے بھی قلم بند کیے ہیں۔ مگر کسی تحریر میں بھی اپنے جد امجد کلاخان کا نام "عبدالخالق" نہیں بتایا۔

ان تاریخی حقائق کی روشنی میں ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب چمکنی کے دادا کا نام کلاخان تھا نہ کہ عبدالخالق۔ ورنہ حضرت موصوف کے دستیاب شجرہ ہائے نسب میں ضرور اس کا ذکر آتا۔

دوم یہ کہ جناب اثر صاحب عنوان مذکور کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ اپنی پشتو منظوم تالیف "توضیح المعانی" ص۔۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

" میں نسلاً افغان ہوں لیکن میرے جد امجد دریائے راوی پنجاب کے مغربی کنارے اور شاہراہ شیر شاہ سوری کے شمال میں موضع فرید آباد میں قیام پذیر تھے۔ اس شاہراہ اور فرید آباد کے درمیان ایک موضع سیدان والا ہے جہاں سید محمد گیسو دراز الحسینی کی نسل کے سادات آباد ہیں۔ میرے جد امجد عبدالخالق عرف کلاخان (کلان خان) کی بیوی اسی سیدان والہ کے سادات خاندان سے تھیں اور میرے والد اس سیدہ کے فرزند تھے۔"

مندرجہ بالا پورا بیان حضرت میاں صاحب چمکنی کی کتاب "توضیح المعانی" کی طرف منسوب کیا گیا ہے حالانکہ مذکورہ کتاب میں اس بارے میں صرف یہ تحریر ہے کہ:-

" میں نسباً افغان ہوں میرے دادا کلاخان نے فرید آباد میں سکونت اختیار کی، یہاں وہ سادات خاندان کی ایک خاتون سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے اس خاتون سے میرے والد ابراہیم پیدا ہوئے۔"

غرض یہ کہ "توضیح المعانی" میں فرید آباد کے محل وقوع، موضع سیدان والہ، نام عبدالخالق، عرف کلاخان (کلان خان) اور موضع سیدان والا میں آباد سادات وغیرہ کا کوئی ذکر موجود نہیں۔ راقم کے نزدیک یہ جناب اثر صاحب کی تحقیق و تخمین کا نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ مضمون نگار نے حضرت میاں صاحب کی جانب منسوب کر کے جو شعر نقل کیا ہے اصل کتاب میں وہ یوں لکھا ہے:-

زۂ یمہ سیّد پردے نسبت پہ وجہ دے ‌ ‌ ‌ ‌ دی ځما نیکو نہ چہ پیدا ر سیدے

ڈاکٹر محمد حنیف البیوسی ایٹ پروفیسر اسلامیات اسلامیہ کالج پشاور۔

ڈنمارک کا مرکز ثقافت اسلامیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کے مرکز ثقافت اسلامیہ کا افتتاح ۱۹۷۳ء میں ایک چھوٹی سی عمارت (NORRE SOGADE - 43) میں ہوا تھا۔ جواب تک مسجد کی حیثیت سے قائم ہے۔ اسلامی سرگرمیوں کی ابتدا اسی مسجد سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں دلچسپی لی۔ اس لئے